Presented by: Rana Jabir Abbas

یاامام زمانہؑ

یا منتقمُ

دہک رہا ہے جو تجھ منتقم کے سینے میں
تو کیا وہ زخم بھی بھر دے گا انتقامِ حسینؑ

ظہورِ مہدیؑ

دعائیں مانگنے والو ظہورِ مہدیؑ کی
خدا سے مانگا ہے میں نے تو اُس کا قہر و عذاب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاضر امامؑ کے حضور

نہیں بنتی جو وہ صورت ہوں زمانے کے امامؑ
میں خود اپنے لئے عبرت ہوں زمانے کے امامؑ

شرمساری بھی جسے دیکھ کے شرماتی ہے
اُس گنہگار کی خفت ہوں زمانے کے امامؑ

ٹھوکروں میں سحر و شام پڑا ہوں جس کی
میں ہی وہ پائے حِقارت ہوں زمانے کے امامؑ

ہائے اُس خاکِ ندامت سے میں کس طرح اٹھوں
میں خجالت ہی خجالت ہوں زمانے کے امامؑ

نام اب اپنا انھی ناموں سے یاد آتا ہے
عار ہوں ننگ ہوں تہمت ہوں زمانے کے امامؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس سے سَر مارتا ہوں جس سے جبیں پھوڑتا ہوں
میں ہی وہ سنگِ ملامت ہوں زمانے کے امامؑ

کیسی عزت کا طلبگار تھا میں غرقِ سَراب
کیسی ذلت کی عَلامت ہوں زمانے کے امامؑ

جو نہ پہچان سکوں ہوں وہ خود اپنی صورت
جو بگڑ جائے وہ رنگت ہوں زمانے کے امامؑ

تب کُھلا پڑ گئی جب خود مرے منہ پر مری خاک
میں خود اپنے لئے لعنت ہوں زمانے کے امامؑ

رونا آتا ہے نہ اب خود پہ ہنسی آتی ہے
بے بسی کی میں وہ حالت ہوں زمانے کے امامؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کیسا بے صرفہ مگر صَرف ہوا جاتا ہوں
جبکہ معلوم ہے مُہلت ہوں زمانے کے امامؑ

اپنے بازار کی میں جنسِ سبُک مایہ ہوں
یعنی گرتی ہوئی قیمت ہوں زمانے کے امامؑ

چاٹ جاتا ہے لطافت جو ہر آئینے کی
میں ہی وہ زنگِ کثافت ہوں زمانے کے امامؑ

ہائے کس منہ سے مودّت کا بنوں دعویدار
میں خود اپنے لئے نفرت ہوں زمانے کے امامؑ

سوچتا ہوں کہ اس عجلت کو سمیٹوں کیسے
خود بکھیری ہوئی فرصت ہوں زمانے کے امامؑ

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کے زخموں کے لئے آ گہی مرہم نہ ہوئی
میں ہی وہ کشتۂ غفلت ہوں زمانے کے امامؑ

خوابِ بے خوابیِ ہستی ہوں سرِ بسترِ خواب
بے یقینی کی عبادت ہوں زمانے کے امامؑ

جس کے ہنگام سے کھو بیٹھا ہوں میں تابِ سوال
میں ہی وہ شورِ قیامت ہوں زمانے کے امامؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas